۲۔ سنتوں کی تعلیمات

مہاراشٹر میں شری چکردھر، سنت نامدیو، سنت گیانیشور، سنت چوکھا میڑا جیسے کئی سنت ہوگزرے ہیں۔ ان کی تعلیمات کو سماج کے مختلف طبقات سے آنے والے سنتوں نے آگے بڑھایا۔ سنت گوروبا، سنت ساوتا، سنت نرہری، سنت ایکناتھ، سنت شیخ محمد، سنت تکارام، سنت نیلوبا وغیرہ کا شمار ایسے ہی سنتوں میں ہوتا ہے۔ اسی طرح سنت جنابائی، سنت سوئرا بائی، سنت نرملا بائی، سنت مُکتا بائی، سنت کانہوپاترا اور سنت بہینا بائی شیؤر کر کا شمار بھی سنتوں کے اس گروہ میں ہوتا ہے۔

اُنھوں نے لوگوں کو رحم، عدم تشدّد (اہنسا)، دوسروں کی بھلائی، خدمت، مساوات اور بھائی چارہ جیسی خوبیوں کی تعلیم دی۔ ان سنتوں نے لوگوں کے دِلوں میں مساوات کا جذبہ جگایا اور بتایا کہ کوئی چھوٹا یا بڑا نہیں بلکہ سب انسان برابر ہیں۔ اسی طرح مہاراشٹر میں سمرتھ رام داس نے اپنا کام انجام دیا۔

شری چکردھر سوامی : شری چکردھر سوامی بنیادی طور پر گجرات کے ایک شاہی گھرانے کے شہزادے تھے۔ وہ

شری چکردھر سوامی

بیراگیوں کا لباس پہن کر مہاراشٹر میں آئے۔ یہاں گھوم گھوم کر انھوں نے مساوات کا درس دیا۔ شری چکردھر سوامی مرد و زن اور ذات پات کی تفریق میں یقین نہیں رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے بہت سی عورتیں اور مرد اُن کے پیرو بن گئے۔ ان کے قائم کردہ فرقے کو 'مہانو بھاؤ فرقہ' کہا جاتا ہے۔ شری چکردھر سوامی کی لکھی ہوئی یادداشتیں کتابی صورت میں 'لیلا چَرِتر' میں موجود ہیں۔

سنت نام دیو : سنت نام دیو کو وِٹّھل سے بڑی عقیدت تھی۔ وہ ایک دیہات 'نرسی' کے رہنے والے تھے۔ سنت نام دیو نے کئی ابھنگ لکھے اور کیرتن کر کے لوگوں کو بیدار کیا۔ اُنھوں نے پورے مہاراشٹر میں گھوم گھوم کر بھاگوت دھرم پھیلایا اور لوگوں کو بھکتی کی تعلیم دی۔ لوگوں کے دِلوں میں مذہب کی

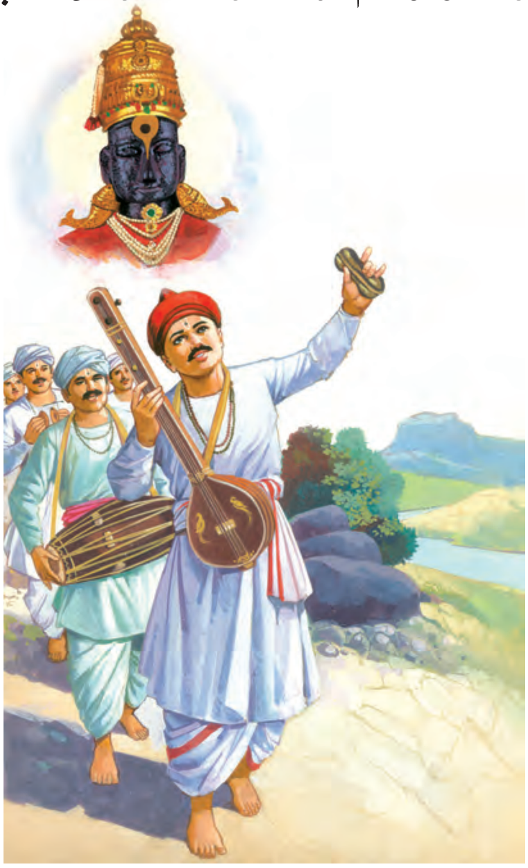

سنت نام دیو

حفاظت کرنے اور بھکتی کے راستے پر چلنے کا جذبہ بیدار کیا۔ آگے چل کر سنت نام دیو نے پورے بھارت کا دَورہ کر کے مذہبِ انسانیت کا پیغام پہنچایا۔ پنجاب جا کر اُنھوں نے لوگوں کو مساوات کی تعلیم دی۔ ہندی میں بھجن لکھے۔ ان کے کچھ بھجن آج بھی سکھوں کی مذہبی کتاب 'گرو گرنتھ صاحب' میں موجود ہیں۔ مہاراشٹر میں ان کے ابھنگ بڑی عقیدت کے ساتھ گھر گھر میں گائے جاتے ہیں۔

سنت گیانیشور : سنت گیانیشور آپے گاؤں کے رہنے والے تھے۔ سوپان دیو اور نیورتی ناتھ اُن کے بھائی تھے۔ ان کی بہن کا نام مُکتا بائی تھا۔ اس وقت کے پرانے خیالات کے لوگ ان بہن بھائیوں کو سنیاسی کی اولاد کے نام سے پکارتے تھے کیونکہ ان کے والد نے گھر بار چھوڑ کر سنیاس لے لیا تھا لیکن کچھ عرصے کے بعد وہ اپنے گرو کی ہدایت پر گھر واپس آ کر عام لوگوں کی طرح زندگی بسر کرنے لگے۔ یہ عمل لوگوں کو پسند نہ آیا۔ سنیاس ترک کرنے کے بعد ان کے گھر چار بچّوں کا جنم ہوا تھا۔ بعض پرانے خیالات کے لوگ ان بچّوں کا مذاق اُڑاتے تھے اور ان کو برادری سے باہر سمجھتے تھے۔

گیانیشور ایک بار جھولی لٹکائے بھکشا مانگنے نکلے، لیکن گاؤں والوں نے انھیں برا بھلا کہا اور کسی نے انھیں بھکشا نہیں دی، اس سے ان کا دِل ٹوٹ گیا۔ وہ اپنی جھونپڑی میں واپس آئے اور دروازہ بند کر کے غمگین بیٹھ گئے۔ تبھی ان کی بہن مُکتا بائی نے جھونپڑی کے دروازے پر دستک دی اور کہا ''گیانیشور دروازہ کھولو، رنج اور افسوس سے کام نہیں چلے گا۔ غمگین بیٹھے رہے تو دنیا کی بھلائی کون کرے گا؟'' بہن کی اس نصیحت نے گیانیشور کی ہمّت بندھائی۔ وہ اپنا دُکھ بھُول کر لوگوں کی خدمت میں لگ گئے۔ اس وقت غریبوں اور پسماندہ لوگوں کے ساتھ مذہب کے نام پر ناانصافی ہوتی تھی۔ انھوں نے لوگوں کو پُرزور نصیحت کی؛ ''ایشور سے عقیدت رکھو۔ ہر ایک سے یکساں سلوک کرو۔ دُکھیوں کی مدد کرو اور اُن کے دُکھ دوُر کرو۔'' ان کی نصیحتیں پچھلے سات سو سالوں سے مہاراشٹر کے کونے کونے میں گوُنج رہی ہیں۔

اس زمانے میں مذہبی معلومات سنسکرت کتابوں میں بند تھیں۔ عام لوگوں کی بول چال اور کاروبار کی زبان مراٹھی تھی۔ گیانیشور نے مراٹھی زبان میں گیانیشوری جیسی ضخیم کتاب لکھی۔ انھوں نے مذہبی علوم کے دروازے لوگوں کے لیے کھول دیے اور انھیں بھائی چارگی اور محبّت کی تعلیم دی۔ گیانیشور نے جوانی میں پونہ کے قریب آلندی مقام پر زندہ سمادھی لے لی۔ آج بھی لاکھوں لوگ بڑی عقیدت کے ساتھ ہر سال اشاڑھی کارتک کو آلندی - پنڈھری جاتے ہیں۔

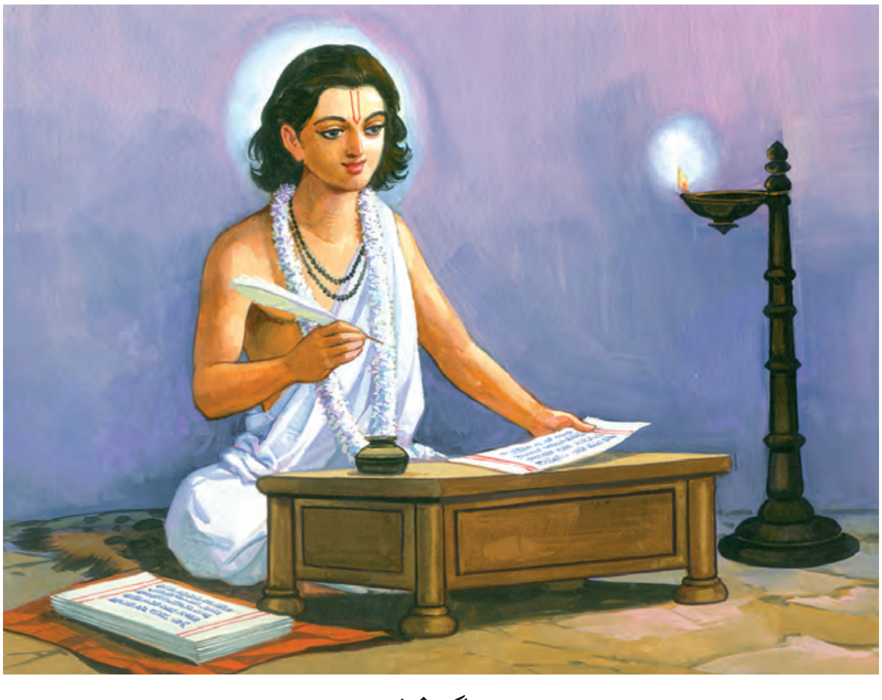

سنت گیانیشور

سنت ایکناتھ : سنت نام دیو اور سنت گیانیشور کے کاموں کی روایات کو سنت ایکناتھ نے جاری رکھا۔ سنت ایکناتھ پیٹھن کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے بھکتی کا پرچار کیا۔ انھوں نے کئی ابھنگ، اوویا اور بھاروڈ لکھے۔ آپس میں

سنت ایکناتھ

اونچ نیچ اور کسی قسم کی تفریق نہ کرنے کی تعلیم دی۔ بھکتی کی اہمیت بتلائی۔ غریب اور پس ماندہ لوگوں کو اپنے سے قریب کیا۔ اس کے علاوہ انھوں نے بے زبان جانوروں سے خود بھی ہمدردی کی اور لوگوں کو بھی نصیحت کی کہ وہ بے زبان جانوروں کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کریں۔ سنت ایکناتھ جو کہتے تھے اس پر عمل بھی کرتے تھے۔

ایک دن وہ نہانے کے لیے گوداوری ندی پر گئے۔ دوپہر کا وقت تھا۔ دھوپ تیز تھی۔ ریت تپ رہی تھی۔ اُنھوں نے دیکھا کہ ندی کی تپتی ریت پر ایک چھوٹا سا بچّہ بیٹھا رو رہا ہے۔

ایکناتھ کے کانوں میں اس کے رونے کی آواز آئی۔ اُنھوں نے اس کے ماں باپ کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھا۔ وہ دوڑتے ہوئے اس بچّے کے پاس پہنچے اور اسے گود میں اُٹھالیا، اس کے آنسو پونچھے اور بچّے کو اس کے گھر پہنچا آئے۔ اس طرح سنت ایکناتھ نے اپنے کردار اور عمل سے لوگوں کے دِلوں پر محبّت اور ہمدردی کا نقش چھوڑا۔

سنت تکارام : شیواجی مہاراج کے زمانے میں تکارام اور رام داس سنت ہوگزرے ہیں۔ سنت تکارام پونہ کے قریب دیہوگاؤں کے رہنے والے تھے۔ ان کے گھر کھیتی باڑی تھی۔ ان کی کرانہ کی دکان بھی تھی۔ ان کے آبا واجداد مجبور اور ضرورت مند لوگوں کو قرض دیا کرتے تھے، لیکن تکارام نے قرض کی وصولیابی کے اپنے حصّے کے کھاتے اندرائنی ندی میں غرق کردیے اور بہت سے لوگوں کو

سنت تکارام

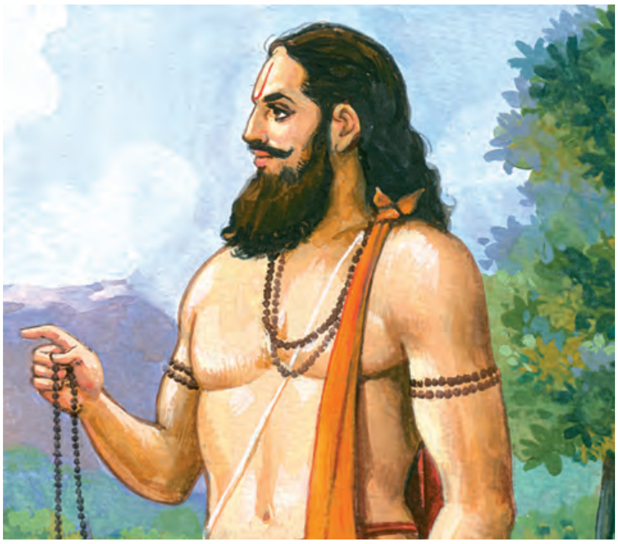

سمرتھ رام داس

قرض سے آزاد کر دیا۔ وہ قریب کی پہاڑی پر جا کر وِٹّھل کے بھجن گاتے اور اشاڑھی-کارتک کو پنڈھرپور جاتے تھے۔ وہ کیرتن کرتے، ابھنگ لکھتے اور اسے لوگوں کو سناتے تھے۔ ہزاروں لوگ ان کا کیرتن سننے آتے تھے۔ شیواجی مہاراج بھی ان کے کیرتن میں شریک ہوا کرتے تھے۔ سنت تکارام لوگوں کو ہمدردی، معافی، شانتی اور مساوات کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے ''وہ انسان نیک ہے، بڑا ہے اور فرشتہ صفت ہے جو دُکھیوں کو اپنا سمجھے۔ اپنی اس نصیحت کو انھوں نے لوگوں کے دِلوں پر نقش کر دیا۔ ان کے دلوں میں انسانیت کا جذبہ بیدار کیا۔ لوگ تکارام کی جے جے کار کرنے لگے۔ آج بھی مہاراشٹر میں ہر طرف ''گیان با - تکارام'' کا نعرہ سنائی دیتا ہے۔ گیانیشور ہی کو 'گیان با' کہا جاتا ہے۔ آج بھی ''تکارام گاتھا'' گھر گھر میں پڑھی جاتی ہے۔

سمرتھ رام داس : اسی زمانے میں مہاراشٹر کے کونے کونے میں رام داس کے نعرے ''جے جے رگھوویر سمرتھ'' کی گونج سنائی دیتی تھی۔ مراٹھواڑا میں رام نومی کے دن گوداوری کے کنارے پر واقع ایک گاؤں جامب میں ان کا جنم ہوا۔ رام داس کا اصلی نام نارائن تھا مگر وہ خود کو 'رام کا داس' کہا کرتے تھے۔ انھوں نے اپنی کتاب 'داس بودھ' کے ذریعے لوگوں کو بڑے قیمتی اُپدیش دیے۔ اچھّے خیالات اور اچھّے عمل کی تعلیم دی۔ انھوں نے لوگوں کو طاقت کی قدر و قیمت سمجھانے کے لیے جگہ جگہ ہنومان کے مندر بنوائے۔ ان کی نصیحت تھی کہ حرکت اور طاقت میں برکت اور کامیابی ہے۔ انھوں نے لوگوں کو ناانصافی کے خلاف متحد ہو کر لڑنے کے لیے اُکسایا۔ اس سے اس وقت کے لوگوں کو کافی حوصلہ ملا۔

سنتوں اور بزرگوں کی تعلیم سے لوگ بیدار ہو گئے، مذہب کا احترام بڑھا اور لوگوں نے اپنے آپ پر بھروسا کرنا سیکھا۔ شیواجی مہاراج نے ملک میں سوراج قائم کرنے کے لیے سنتوں کی تعلیم سے پورا فائدہ اُٹھایا۔

مشق

۱۔ **مناسب الفاظ سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے :**

(الف) سنت نام دیو کو .... سے بڑی عقیدت تھی۔

(ب) گیانیشور نے جوانی میں پونہ کے قریب .... مقام پر زندہ سمادھی لے لی۔

(ج) سنت تکارام نے قرض کی وصولیابی کے اپنے حصّے کے کھاتے .... ندی میں غرق کر دیے۔

(د) سمرتھ رام داس نے طاقت کی قدر و قیمت سمجھانے کے لیے جگہ جگہ .... کے مندر بنوائے۔

۲۔ **ہر سوال کا جواب ایک جملے میں دیجیے :**

(الف) شری چکردھر سوامی کس تفریق میں یقین نہیں رکھتے تھے؟

(ب) سنت نام دیو نے لوگوں کے دِلوں میں کون سا جذبہ بیدار کیا؟

(ج) سنت ایکناتھ نے لوگوں کو کیا تعلیم دی؟

(د) سمرتھ رام داس کی کیا نصیحت تھی؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) سنت گیا نیشور اپنی جھونپڑی کا دروازہ بند کر کے کیوں بیٹھ گئے؟

(ب) سنت تکارام نے کس نصیحت کو لوگوں کے دلوں پر نقش کیا؟

عملی کام:

مہاراشٹر میں کئی مذہبی بزرگ ہو گزرے ہیں۔ ان کے بارے میں اپنے استاد کی مدد سے معلومات حاصل کیجیے۔